Langat Singh College, Muzaffarpur

NAAC Grade—'A'

(A Constituent unit of B.R.A. Bihar University, Muzaffarpur)

H.O.D.
PG Deptt of Urdu

Email:
lscollegeprincipal@gmail.com

Ref. No.:..........

Date : 17.04.2021

M. A (First Semester) Urdu

CC IV Topic (Ghair Afsanvi Nasr)

Dr Zarina Rahmi
Associate Professor
Department of Urdu
L. S. College, Muzaffarpur

Contact No. 9334940186

Contact day and time –
Tue and Thursday — 01-P.M (to 04.PM)

Zarina Rahmi
17.04.2021

غیر افسانوی ادب

(2) غیر افسانوی نثری ادب
تحقیق — تنقید
مضمون، تذکرہ نگاری، مکتوب نگاری، صحافت، طنز و مزاح
ڈرامہ، سوانح نگاری، رپورتاژ اور سفر نامے شامل ہیں
خاکہ نگاری، انشائیہ نگاری۔ اور سفر نامے شامل ہیں۔

سفر نامہ کیا ہے؟

انسان کے عام بول چال کی زبان میں سفر کے حالات کو لکھنے کو سفر نامہ کہتے ہیں۔ یعنی جب انسان سفر کرتا ہے، جو واقعات سفر کے دوران گزرتے ہیں۔ ایسے خوش تحریروں میں شامل کرکے یعنی کتاب کی شکل میں پیش کرتا ہے۔ سفر ناموں کا شمار اردو نثر کے غیر افسانوی صنف میں ہوتا ہے۔ یعنی یہ غیر افسانوی صنف ادب ہے۔

سفر نامہ۔ اردو نثر میں سفر نامے کی روایت خاصی قدیم ہے۔ انسان فطری طور پر پسند ہے وہ واقعہ کو ملکیت سے ادب میں پیش کرتا ہے نئی نئی باتیں، چیزیں دیکھنا اس کی خواہش میں شامل ہیں جو انسان کو سفر کی طرف مائل کرتا ہیں۔ سفر کرنے والا شخص ذوق لطیف کا مالک ہو تو وہ سفر کے حالات اور واقعات کو ضبط تحریر میں لے آتا ہے جسے ہم ادب کی زبان میں سفر نامہ کہتے ہیں۔ فنی لحاظ سے سفرنامے کا کوئی اسلوب یا تکنیک ابھی تک نہیں بن پائی ہے۔ یہ سفر نامہ نگار کی تخلیقی صلاحیت اور ادبی ذوق پر منحصر ہے کہ وہ سفرنامے کے لئے کون سی ہیئت اور اسلوب منتخب کرتا ہے۔ سفر نامہ نگار بہت حد تک آزاد ہوتا ہے وہ جس اسلوب میں چاہے سفرنامہ تحریر کرے۔ سفر نامہ لکھنے کے دوران اس بات کا خیال رکھیں کہ سفر نامہ سفر نامہ ہی رہے کہیں داستان یا افسانہ یا ناول نہ بن جائے۔ اس میں بلا وجہ دلچسپی پیدا کرنے کے لئے واقعات میں مبالغہ آرائی سے پرہیز کرنا چاہیے۔
اردو نثر کے سرمائے میں سفر نامے کا اچھا

خاصہ ذخیرہ موجود ہے۔ یہ سفرنامے کی خوبی ہے۔

اردو کے اہم سفرنامہ نگاران کے سفرنامے

مسافرانِ لندن - سر سید احمد خان

سفرنامہ روم و مصر و شام - شبلی نعمانی

ابن بطوطہ کے تعاقب میں - ابن انشا

جاپان چلو جاپان چلو - مجتبیٰ حسین

اس کے علاوہ ہمیں اور بہت سے سفرناموں کے بارے میں جاننا چاہیے۔

اردو کا پہلا سفرنامہ - عجائباتِ فرہنگ - یوسف خان کمبل پوش کا لکھا ہوا ہے جو ششم مارچ ۱۸۴۷ء کو لکھا گیا۔

سوانح - غیر افسانوی نثر میں سوانح نگاری بھی شامل ہے کسی شخص کی زندگی کے حالات و واقعات اور تجربات کو بیان کرنے کو سوانح کہا جاتا ہے۔ یہ ایک طرح سے شخصی تاریخ ہے۔ کسی بھی معروف شخصیت کے حالات از ولادت تا وفات بیان کیے جاتے ہیں۔ سوانح نگار اپنے تخیل سے تحریر کو ادبی رنگ میں ڈھال پیش کرتا ہے۔ اسی لیے سوانح نگاری کو تاریخ سے علاحدہ کر کے ایک ادبی صنف قرار دیا گیا ہے۔ سوانح کو دو قسموں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ایک وہ جو کوئی سوانح نگار کسی معروف شخصیت پر اپنے خیالات و نظریات کے ساتھ حالات زندگی تحریر کرے۔ دوسرے خود نوشت سوانح یعنی ادیب یا کوئی معروف شخصیت، شاعر اپنے حالات و واقعات اپنے قلم سے قلم بند کرے۔ دنیا کی تمام زبانوں میں دونوں طرح کی سوانح لکھی گئی ہیں۔ سوانح نگار کے لیے ضروری ہے کہ دیانت داری کے ساتھ تمام اچھا واقعات کو بیان کرے کسی طرح کی جانبداری یا عقیدت سے کام نہ لیں کیونکہ سوانح نگار کا بیان تاریخ کا متقاضی ہے۔ سوانح کسی بھی شخصیت کا آئینہ ہے۔ اس میں زندگی کے حالات و واقعات کو اس طرح پیش کرتے ہیں کہ اس شخص کی خوبیاں اور خامیاں، اچھائیاں اور برائیاں سب شامل ہوجاتی ہیں۔ خود نوشت سوانح عمری کے آخری حصے میں لکھی جاتی ہے۔ خود نوشت سوانح نگار اپنی زندگی کے تجربات کو دلکش انداز میں پیش کرکے خود کو دوبارہ زندہ کرتا ہے۔ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ خود نوشت سوانح عام طور پر ناقص اور ناقابل اعتبار ہوتی ہے۔ اسی لیے

مصنف کو دوسروں کے خوف سے بہت سی باتیں چھپاتا ہے اور بہت سی مبالغہ کے ساتھ بیان کرتا
ہے۔ یہ انسانی فطرت ہے۔ آدمی اپنی خامیوں اور کمیوں کو خود بیان نہیں کر سکتا۔ خود نوشت
سوانح نگاری پل صراط پر چلنے کا فن ہے اسلئے کہ اپنے بارے میں لکھنا انتہائی
مشکل کام ہے۔ اردو میں سوانح نگاری کی ابتدا شبلی اور حالی سے ہوتی ہے۔ شبلی نے
اسلامی تاریخ کی نامور شخصیت کی سوانح لکھیں۔ انہوں نے "الفاروق" "المامون" "حیات
خسرو" کے علاوہ سیرت النبی بھی تحریر کی۔ حالی نے "یادگار غالب" "حیات سعدی"
"حیات جاوید" جیسی سوانح عمریاں لکھیں۔ انکے بعد سید سلیمان ندوی نے حبیب الرحمٰن
خان شیروانی نے غلام رسول مہر، شیخ اکرام، قاضی عبدالغفار، صالحہ عابد حسین، مالک رام،
وغیرہ معروف سوانح نگاروں میں شامل ہیں۔ خود نوشت سوانح نگاری کی
روایت کچھ زیادہ پرانی ہے۔ میر نے فارسی میں "ذکر میر" لکھی۔ عبدالغفور نساخ نے
اردو میں اپنے حالات و واقعات لکھے۔ بیسویں صدی میں بہت سے ادیبوں اور
شاعروں نے خود نوشت سوانح عمریاں لکھیں۔ جن میں خواجہ حسن نظامی، عبدالماجد دریابادی
حکیم احمد شجاع، جوش ملیح آبادی، سید اعجاز حسین، عبدالمجید سالک، آل احمد سرور
مسعود حسن خان اور اختر الایمان وغیرہ اہم ہیں۔

خاکہ نگاری۔

جاری ہے